سید محمد طارق ندوی
Assitant Professor, Dept. of Arabic, Zakir Husain Delhi College,Delhi

'الأرجوزۃ السینائیۃ' کا تجزیاتی مطالعہ

تلخیص:

اِس مقالہ میں ابنِ سینا کے طب کے موضوع پر ایک شعری عربی مجموعہ کے ایک مخطوطہ کو موضوعِ مطالعہ بنایا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد میں محفوظ ہے۔ اس شعری مجموعے کے مشتملات اور متعلقات کے مطالعے سے چار سوالات کا تشفی بخش جواب مل سکتا ہے:

الف: اس میں مذکور علمی (سائنسی) حقائق کس حد تک درست ہیں؟

ب: شعری نقطۂ نظر سے اس کی خوبیاں یا خامیاں کیا ہیں؟

ج: تدریسی لحاظ سے اس کی درجہ بندی اور منفعت کیا ہوسکتی ہے؟

د: یورپ کی نشاۃِ ثانیہ میں اس کا رول کیا رہا ہے؟

کلیدی الفاظ: ابن سینا، طب، عربی زبان وادب، ہندوستان، یورپ کی نشأۃِ ثانیہ

أرجوزۃ کی ابتدا اور ارتقاء:

أراجیـــــز عربی لفظ أرجوزۃ کی جمع ہے۔ عربی شعری بحر (وزن) رَجز پر کہے جانے والے اشعار 'ارجوزۃ' کہلاتے ہیں۔ رَجز ایک آسان ترین بحر (وزن) تصور کی جاتی ہے۔ بقول ربیع السعید عبدالحلیم: ''آٹھویں صدی عیسوی میں جب تعلیم وتدریس کی غرض سے اشعار کا استعمال بڑھ گیا تو ایک نئی قسم کی شاعری (ارجوزۃ) کا ظہور ہوا۔ (اس عہد میں) منظوم شکل میں علوم و معارف کو پیش کرنے کا بنیادی مقصد، طلبہ کو آسانی سے اور سہل انداز میں علمی حقائق یاد کرانا تھا''[1] جنھیں وہ بعد میں عملی زندگی میں استعمال کرسکیں۔ اس انداز کی شاعری کا سب سے زیادہ مؤثر اور

بہترین مجموعۂ اشعار 'الأرجوزۃ السینائیۃ' ہے۔۲

تعلیمی شعر اور عام شعر میں فرق:

تعلیمی اشعار میں بھی عام اشعار کی طرح وزن کا خیال رکھا جاتا ہے اور ساتھ ہی معلومات کا بھی، لیکن وزن اور معلومات دونوں کا بہت زیادہ پاس ولحاظ رکھنے کے بجائے صرف اس حد تک اکتفا کیا جاتا ہے کہ کلام وزن سے خارج نہ ہونے پائے اور معلومات کی ترسیل میں بھی نقص نہ پیدا ہو۔عام اشعار میں احساسات اور تصورات کا بڑا دخل ہوتا ہے لیکن تعلیمی اشعار میں کسی قدر احساسات اور تصورات کو کم ہی جگہ مل پاتی ہے۔۳ تعلیمی شعر کے تین بنیادی مقاصد ہوتے ہیں۔

(الف) تعلیم، (ب) تحفیظ، (ج) تسہیل ۴۔ جب کہ عام شعر کا بنیادی مقصد تفریحِ طبع ہوتا ہے۔

ابنِ سینا کا عربی سے تعلق:

ابنِ سینا سامانی سلطنت کے زیرِ نگیں بخارا میں پیدا ہوئے۔آج یہ حصہ ازبکستان میں شامل ہے۔اور وفات ایران کے شہر ہمدان میں ہوئی۔ابنِ سینا کے سنِ پیدائش میں اختلاف ہے۔ ایک حوالے کے مطابق 970ء اور دوسرے کے مطابق 980ء ہے۔دونوں ہی سنین کے مطابق، ابنِ سینا سامانی عہد کے زوال اور غزنوی عہد کے ظہور کے دور میں پیدا ہوئے۔۵ غزنوی اور سامانی عہد حکمرانی میں عربی زبان کو علوم کی زبان مانا جاتا تھا۔مصنّفین کی معتد بہ تعداد نے عربی کو تحریری زبان کے طور پر چنا۔ابنِ سینا کی 479 میں سے صرف 23 کتابیں فارسی میں ہیں باقی سب عربی زبان میں۔۶ ابنِ سینا کے شعری باقیات بھی فارسی کی بہ نسبت عربی میں زیادہ ہیں۔۷

ابنِ سینا کے دیگر اراجیز:

زیرِ مطالعہ 'الأرجوزۃ السینائیۃ' یا 'الأرجوزۃ فی الطب' کے ماسوا ابنِ سینا کے کئی اور بھی شعری مجموعے ہیں جن کا ذکر زہیر حمیدان نے بخوبی کر دیا ہے۔مثلاً:

(ا) أرجوزۃ فی الوصایا الطبیۃ ۔ یہ 71 اشعار پر مشتمل ہے۔ان اشعار کے ذریعے دواؤں کے استعمال کے مخصوص اوقات کو واضح کیا گیا ہے۔

(۲) مجموعة الأراجيز فی الطب۔

(۳) أرجوزة فی أسباب الحميات۔

(۴) أرجوزة فی التشريح۔

(۵) الألفية فی الطب ۔یہ 1316 اشعار پر مشتمل ہے۔اس میں امراض سے بچنے کی تدبیر اختیار کرنے کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔اس کا ایک نسخہ آصفیہ لائبریری حیدر آباد میں موجود ہے جس کا نمبر اندراج (25/41/ مجامیع ۔ف/3167) ہے۔۸ ایک حوالہ کے مطابق 'الأرجوزة السينائية' ہی کا دوسرا نام الألفية فی الطب ہے۔یہ بات تحقیق طلب ہے۔

(۶)أرجوزة الخواص المجربة۔

(۷) أرجوزة فی المجربات فی الطب ۔اسے ابنِ سینا نے اپنی وفات سے چالیس روز قبل لکھا تھا۔اس میں 135 اشعار ہیں۔

(۸) أرجوزة فی تدبير الصحة فی فصول السنة الأربعة۔۹

(۹) التحفة العزيزة فی الأغذية ۔اس منظوم مجموعے کی دو کاپیاں دستیاب ہیں: ایک تونس میں اور دوسری المغرب میں ۔۱۰

(۱۰) أرجوزة فی معرفة التنفس و النبض ۔اس شعری مجموعے کو الفصول المستفادة فی الطب کا بھی نام دیا گیا ہے۔آصفیہ لائبریری، حیدر آباد میں اس کے دو نسخے موجود ہیں جن کا نمبر اندراج (41/15/ف/3167) اور (41/14/ف/3167) بالترتیب ہے۔

(۱۱) أرجوزة فی النبض۔۱۱

(۱۲) فوائد الزنجبيل ایک مکمل قصیدہ ہے جو استنبول ترکی میں محفوظ ہے۔۱۲

(۱۳) القصيدة المزدوجة فی المنطق۔یہ بھی استنبول ترکی میں محفوظ ہے۔۱۳

(۱۴) أرجوزة فی المنطق۔اس شعری مجموعے کے کئی نسخے ہیں۔ان میں سے ایک رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔

(۱۵)القصيدة العينية فی علم النفس ۔علم النفس کے موضوع پر ابنِ سینا کے اس قصیدے کو بہت مقبولیت ملی۔ 1288ھ (مطابق 1871) میں قاہرہ، مصر سے شائع ہوا تھا۔اس کا ترجمہ

فرانسیسی میں بھی ہو چکا ہے۔[۱۴]

(۱۶) قصيدة ميمية۔[۱۵]

ہندوستان میں ابنِ سینا کے مخطوطات:

ہندوستان میں ابنِ سینا کے غیر مطبوعہ علمی آثار قابلِ ذکر طور پر تین جگہ باقاعدہ محفوظ ہیں: (۱) حیدرآباد کے سالار جنگ میوزیم کے مخطوطات کے سیکشن میں، (۲) پٹنہ کی خدا بخش لائبریری میں، (۳) رام پور کی رضا لائبریری میں۔[۱۶]

ہندوستان میں ابنِ سینا کی کتابوں کی طباعت کے سلسلے میں صرف شہر لکھنؤ کا ذکر ملتا ہے جہاں بعض کتب بشمول 'الأرجوزة السينائية' مطبع سنگی میں انیسویں صدی کے وسط میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔[۱۷]

ابنِ سینا کی ہمہ گیری اور اختصاص:

ایک جانب القانون، الشفا اور اُراجیز، دوسری جانب زندگی کے صرف 59 یا 60 سال [۱۸] اور وہ بھی یتیمی، اسفار، آزمائشوں، قید و بند کی صعوبتوں، سرکاری عہدوں کی ذمہ داریوں سے بھرے ہوئے۔[۱۹] تکلیف کے ساتھ تالیف کا سلسلہ، مشقت کے ساتھ طبابت اور اراجیز کی تکمیل کی بظاہر کئی وجہیں ہیں۔ ان میں سے سب سے اہم وجہ ابنِ سینا کا مسلسل پڑھنا لکھنا حتیٰ کہ جیل کے اندر بھی۔[۲۰] مَــن جَـدَّ وَجَـدَ جس نے کوشش کی وہ پا گیا، رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ گھس جانے کے بعد۔

عہدِ وسطیٰ میں بیک وقت ایک ہی انسان کا طبیب اور شاعر ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی، بلکہ یہ ایک رائج امر تھا۔[۲۱] اس کی تائید کے لیے ابنِ سینا کے طبابت سے متعلق اراجیز کی موجودگی کافی ہے، جن میں ایک جانب سائنسی علوم و معارف ہیں اور دوسری جانب شعر و ادب کا ذوق بھی بھرپور نظر آتا ہے۔ ابنِ سینا کے مطابق بحالتِ صحت طب کا مقصد صحت برقرار رکھنے کی تدبیر کرنا اور بحالتِ مرض ازالۂ مرض کی تدبیر کرنا ہے۔[۲۲]

'الأرجوزة السينائية' کا جائزہ

تعارف

'الأرجوزة السینائیة' امراض، اسباب، علاج اور احتیاطی تدابیر پر مبنی اشعار کا مجموعہ ہے۔ یہ شعری مجموعہ ابنِ سینا کے نام سے مشہور شیخ الرئیس، حجۃ الحق، شرَف الملک ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن سینا کا ثمرۂ تفکر ہے۔

اھمیت:

ابنِ زُہر (Avenzoa) کا خیال ہے کہ اشعار میں سائنسی اصولوں کی موجودگی کی وجہ سے 'الأرجوزۃ السینائیة' کی اہمیت کتابوں سے بھری لائبریری کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوگئی۔۲۳

ابنِ سینا کے اس شعری مجموعے کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے جورج سارٹن کا ایک قول بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس نے لکھا کہ: ''ابن سینا کا شعری مجموعہ 'الأرجوزۃ السینائیة' میڈیول (وسطی) یورپ میں لاطینی میں ترجمہ کے بعد بہت مقبول ہوا''۔۲۴ لاطینی میں ترجمہ کبھی تنہا شائع ہوتا اور کبھی کسی دوسری کتاب جیسے القانون کے ضمن میں شائع ہوتا۔ بقول سارٹن یہ شعری مجموعہ یورپ میں میڈیکل کی تعلیم وتدریس کا جزوِلاینفک بن گیا تھا۔ لاطینی زبان میں اس کو Cantica Avicennae کے نام سے شائع کیا جاتا تھا۔۲۵ یورپ میں اس شعری مجموعے کی بہت ساری شروحات بھی لکھی گئیں۲۶ اور مزید یہ کہ اس کی تقلید میں متعدد طبی شعری مجموعے بھی وجود میں آئے۔۲۷

وجہ تسمیہ:

اس شعری مجموعے کا نام 'الأرجوزۃ السینائیة' رکھے جانے کی بظاہر دو وجہیں ہیں:
عربی شعر کے سولہ اوزان ہیں۔ اوزان کو بحور کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک وزن رَجَز ہے۔ چونکہ اس شعری مجموعے میں رَجَز اور اس کے زحافات یعنی جزوی تغیر کے نتیجے میں حاصل شدہ اوزان پر اشعار یکجا کیے گئے ہیں اس لیے اس کو 'الأرجوزۃ' کہا گیا۔ چونکہ یہ مجموعہ ابنِ سینا کی تالیف ہے اس لیے السینائیة کا لاحقہ اس میں شامل کر دیا گیا۔

وجہِ تالیف:

ابن سینا کے دور میں رواج تھا کہ مختلف علمی اور سائنسی، بالخصوص طبی موضوعات پر

شعری مجموعے تیار کیے جاتے تھے جن کا بنیادی مقصد افادۂ عام و خاص ہوتا تھا۔ اسی رواج سے متاثر ہوکر ابنِ سینا نے اپنے عہد کے ایک قاضی کے لیے جن کا نام مذکور نہیں، یہ شعری مجموعہ تیار کیا۔ [۲۸]

اجمالی خاکہ:

اس شعری مجموعے میں اُراجیز قصائد کی تعداد 176 ہے۔ لکھنوی نسخے میں ابتدا میں ایک مقدمہ ہے جس میں اس مجموعے کی وجہِ تسمیہ بتائی گئی ہے اور عربوں میں مستعمل سولہ اوزان کا مختصر تعارف اور آخر میں رَجَز اور اس کے زحافات کا تذکرہ ہے۔ زحافات کی انواع پر بھی اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ مقدمہ نثر کی صورت میں ہے۔ یہ مقدمہ کس نے لکھا؟ العلم عنداللہ۔

مقدمے کے بعد لکھنوی نسخے میں مختصر تمہید ہے جس میں اس مجموعے کو تالیف کرنے کے سبب پر روشنی ڈالی گئی ہے، لیکن الفاظ کی زیادتی اور مترادفات کی کثرت کے باوجود کوئی خاص قابلِ ذکر وجہ مذکور نہیں۔ البتہ اس بات پر زور ہے کہ یہ مجموعہ قاری کے لیے مفید اور وہ استعمال کرنا چاہے تو حفظانِ صحت میں معاون ثابت ہوگا۔

تمہید کے فوراً بعد اراجیز درج ہیں۔ اراجیز قصائد کے مثل ہوتے ہیں۔ جس طرح قصیدہ اشعار کی تعداد کے اعتبار سے چھوٹا یا بڑا ہوتا ہے اسی طرح بعض اُراجیز میں اشعار زیادہ ہیں جب کہ بعض دیگر اُراجیز میں اشعار کی تعداد کم ہوتے ہوتے ایک شعر رہ گئی ہے۔

لکھنوی نسخے میں اراجیز کے بعد بالکل آخر میں ایک مشہور عرب حکیم تیاذق کی گیارہ اشعار پر مشتمل ایک نظم درج ہے جس میں حفظانِ صحت سے متعلق پند و نصائح ہیں۔ آخر میں ایک اغلاط نامہ منسلک ہے جس سے قبل ناشر کے اختتامی کلمات ہیں، اختتامی کلمات کے مطابق ناشر محمد مصطفیٰ نے شہر لکھنؤ کے محمود نگر علاقے کے اکبری گیٹ محلّہ میں واقع اپنے سنگی چھاپہ خانے میں رجب 1261ھ مطابق 1845ء میں یہ مجموعہ شائع کیا۔ [۲۹]

تلخیص یا تالیف:

'الأرجوزة السينائية' مستقل بالذات تالیف ہے یا پھر کسی دوسری تالیف کا حصہ۔ اس سلسلے میں ماجد نیمروزی کے مقالے میں مذکور ایک جملے کے مطابق 'الأرجوزة السينائية'

ابنِ سینا کی کتاب القانون کی تلخیص ہے[30]، لیکن دیگر حوالوں میں اس قول کی تصدیق نہیں ملتی۔ بہرکیف موضوع میں یکسانیت سے کسے انکار!

مخطوطہ نسخے:

حیدرآباد کے سالار جنگ میوزیم میں رکھے مخطوطہ نسخے کے علاوہ، اس شعری مجموعے کا قدیم ترین مخطوطہ بیروت لبنان میں ہے جس پر 968ھ (مطابق 1561ء) درج ہے۔ دیگر دو مخطوطے 1255ھ (مطابق 1839ء) کے ہیں، ان میں سے ایک دمشق، شام میں ہے جب کہ دوسرا مخطوطہ شہر پٹنہ کی خدابخش لائبریری میں موجود ہے۔[31]

زیرِ مطالعہ سالار جنگ حیدرآباد میں محفوظ مخطوطے کا اگر تقابلی مطالعہ کیا جائے تو اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی صرف دو صورتیں ہیں۔ اول: لکھنؤ سے طبع شدہ نسخے سے اس کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ دوم: ایچ سی کروگر کے انگریزی ترجمے سے بھی عربی متن کا موازنہ کیا جاسکتا ہے۔ اس مقالے کی تیاری میں حیدرآباد کے مخطوطے کی تحقیق اور تدقیق کے لیے مذکورہ دونوں مطبوعہ نسخوں پر تکیہ کیا گیا ہے۔

طباعت:

'الأرجوزة السینائیة' کو 'أرجوزة فی الطب' کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔[32] یہ شعری مجموعہ پہلی مرتبہ کس مہینہ اور کس سنہ میں شائع ہوا؟ العلم عنداللہ۔ اسی طرح ابنِ سینا نے کب اسے سپردِ قرطاس کیا تھا، یہ عقدہ بھی تاحال حل نہ ہوسکا۔ کسی بھی حوالے میں اس پہلو پر تشفی بخش معلومات فراہم نہیں ہیں۔

پہلی طباعت جس کا نسخہ تغیراتِ زمانہ کے اثرات کی زد میں آنے سے بچ گیا، وہ ابنِ سینا کی وفات 1036ء کے تقریباً 850 سال بعد 1261 ہجری (مطابق 1845ء) میں شہر لکھنؤ سے شائع ہوا تھا۔[33] پھر 1956ء میں لاطینی ترجمہ مع عربی متن شائع ہوا۔ 1963ء میں انگریزی ترجمہ شائع ہوا اور 1984 میں فرانسیسی ترجمہ شائع ہوا۔ عبرانی میں بھی اس کا ترجمہ ہوا اور اشاعت بھی ہوئی لیکن سنِ طباعت مذکور نہیں۔[34]

تراجم:

ابن سینا کی کتاب القانون کی طرح اس شعری مجموعے نے بھی کافی مقبولیت حاصل کی ۳۵؎ اسے ایچ سی کروگر کے مطابق سب سے پہلے لاطینی پھر فرانسیسی اور جرمنی میں ترجمہ کیا گیا۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ بہت بعد میں منصۂ شہود پر آیا۔ ۳۶؎

انگریزی زبان میں 'الأرجوزة السینائیة' کا سب سے پہلا ترجمہ 1963 میں ہیون سی کروگر (Haven. C. Krueger) نے کیا اور اسے چارلس سی تھامس نے الینوائس، امریکہ سے شائع کیا۔ اس ترجمے کا نام Avicena's Poem on Medicine رکھا گیا۔ یہ ترجمہ نظم کے بجائے نثر میں ہے۔ ۳۷؎

'الأرجوزة السینائیة' کا سب سے پہلا ترجمہ قیاس کے مطابق کریمونا کے جرارڈو (Gerardo of Cremono) نے 1114ء اور 1187ء کے درمیان کیا تھا۔ ۳۸؎ یہ ترجمہ عربی سے لاطینی میں کیا گیا تھا۔ ۳۹؎

انگریزی کے علاوہ کسی بھی دیگر زبان کے ترجمے کا تقابل 'الأرجوزة السینائیة' کے اصل متن سے سرِ دست ممکن نہیں، کیونکہ اولاً انگریزی کے ماسوا کسی دیگر زبان میں موجود اس شعری مجموعے کے ترجمہ تک رسائی نہیں۔ ثانیاً لاطینی، جرمنی اور فرانسیسی کے ترجموں تک رسائی ہو بھی جائے تو ''زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم''۔ 'الأرجوزة السینائیة' کا فارسی میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ۴۰؎

تحلیل و تجزیہ

سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد میں موجود الأرجوزة السینائیة کے مخطوطہ اور لکھنؤ سے 1261ھ مطابق 1845ء میں شائع مطبوعہ نسخے کے محتویات میں تھوڑا سا فرق ہے۔ تمہید اور اراجیز (قصائد) تو دونوں میں موجود ہیں لیکن مقدمہ، حکیم تیاذق کی نظم، خاتمہ اور اغلاط نامہ لکھنؤ کے مطبوعہ نسخے کی خصوصیات ہیں۔ لکھنؤ کے مطبوعہ نسخے میں زائد چیزیں بظاہر ناشر کی طرف سے کیے یا کروائے گئے اضافہ کے سوا کچھ نہیں۔ کیونکہ سالار جنگ میوزیم، حیدرآباد کے مخطوطے کا اگر ایچ سی کروگر کے انگریزی ترجمے سے موازنہ کیا جائے تو یہ صاف نظر آتا ہے کہ ابنِ سینا کی تحریر صرف تمہید اور 176 اراجیز پر مشتمل ہے، باقی تمام چیزیں محض اضافہ۔ مزید وضاحت کے لیے

ذیل کی جدول میں تفصیل درج کردی گئی ہے۔

جدول(1)

مشتملات	لکھنوی مطبوعہ	حیدرآبادی مطبوعہ
سرورق	3	x
مقدمہ	3	x
تمہید	3	3
اراجیز 176	3	3
نظم تیاذق	3	x
خاتمۃ الطبع	3	x
اغلاط نامہ	3	x

چونکہ بنیادی طور پر اس مقالہ کا مقصد آصفیہ حیدرآباد میں محفوظ ابنِ سینا کے مخطوطے کا مطالعہ ہے اس لیے تدقیق، تنقیح اور تحقیق کا محور صرف اور صرف تمہید اور 176 اراجیز رہیں گے۔

تمہید میں ابنِ سینا نے وجہِ تالیف بیان کرنے کے ساتھ اپنے دور میں پیشۂ طبابت میں کم علم افراد کی دراندازی کا ذکر کرنے کے علاوہ اپنے دور میں نظم ونثر کے ذریعے علوم وفنون کی ترویج پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ابنِ سینا لکھتے ہیں:

''زمانۂ قدیم میں رواج تھا کہ مختلف علوم وفنون پر کتابیں اور شعری مجموعے قلم بند کیے جاتے تھے اور خاص طور پر شعری مزاج رکھنے والے اطباء اراجیز (قصائد) لکھتے تھے تاکہ ہر کس و ناکس حقائق سے واقف ہوجائے۔لیکن سرزمینِ فارس میں طبابت کے پیشہ میں علمی دروس اور شفا خانوں وتعلیم گاہوں کے معائنہ (علمی تجربات) پر توجہ نہیں تھی۔اس کے نتیجہ میں کم علم افراد بھی پیشۂ طبابت کو اختیار کرنے لگے۔لہٰذا میں نے قاضی صاحب کی خدمت میں طب کی تمام جزئیات پر مشتمل ایک مجموعۂ شعر پیش کیا۔اس میں اوزان کی

سہولت کا خیال رکھا تا کہ آسانی سے سمجھا جا سکے اور مزید تحصیلِ علم کے لیے
اسے بطورِ بنیاد بھی استعمال کیا جا سکے‘‘۔[۴۱]

اُراجیز میں سے سب سے پہلے اُرجوزۃ میں ابنِ سینا نے ربِ کائنات کی حمد و ثنا بیان کی ہے اور آخر میں رسولِ کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ اشعار درج کیے ہیں۔[۴۲]

دوسرا اُرجوزہ بڑی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ اس میں صاحبِ کتاب نے عناوین اور محتویات کی تفصیل اور ترتیب بیان کی ہے،اس کے مطابق ذیل میں درج جدول (2) مرتّب کیا گیا ہے:[۴۳]

جدول(2)

الأرجوزة السينائية

الجزءالاوّل (طبی علم)		الجزءالثانی (طبی عمل)	
الأمور الطبعية	**الأمور الضرورية**	**الأمور الخارجة عن الطبيعة**	
ارکانِ جسم	ہوا پر سورج کا اثر	امراض	حفظانِ صحت
مزاج	کھان پان	اسباب	ردِّ صحت (علاج بذریعہ دوا و غذا)
اَخلاط	سونا جاگنا	اَعراض	عمل جراحت وجبر
اعضاء	حرکت وسکون		
ارواح	استفراغ واحتقان		
قویٰ	غصہ وخوف		
افعال			

اجمالی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ حمد ونعت اور تقسیم مشتملات کے ابتدائی دو اراجیز کو علاحدہ کر دیا جائے تو الأرجوزة السينائية کا جزءِ اوّل جس میں طب کے علم (Theories) کے

متعدد کلیات اور جزئیات پر اشعار یکجا ہیں، 118 اراجیز پر مشتمل ہے جب کہ جزءِ ثانی جس میں طبی احتیاط اور علاج (Practical) کے مختلف پہلوؤں پر اشعار ہیں۔ دوسرے جزء میں تقسیم مشتملات کی وضاحت کرنے والے پہلے ارجوزہ کو چھوڑ کر بقیہ تمام اراجیز کی تعداد 56 ہے۔ موضوعات کے اعتبار سے اراجیز کی تقسیم کی ادراک کے لیے ذیل کا جدول ملاحظہ فرمائیں۔ جدول (3):

جدول(3)

موضوع	ارجوزہ نمبر	کُل(176)
جزءاوّل	1 تا 120	120 =
حمدونعت	1 تا 1	1 =
تقسیم مشتملات	2 تا 2	1 =
امورطبیعیہ	3 تا 20	18 =
امورضروریہ	21تا36	16 =
امورخارج ازطبیعہ	37تا101	65 =
جزءثانی	102تا102	1 =
حفظانِ صحت	103 تا 120	18 =
ردِّ صحت (دواعلاج)	121تا167	47 =
جراحت وجبر	168تا176	9 =

اشعار کی کل تعداد 1317 ہے۔ سب سے طویل ارجوزہ 32 اشعار پر مشتمل ہے جبکہ بعض میں صرف ایک ہی شعر ہے اور ایک شعر والے متعدد ہیں۔ غیر ضروری لفاظی اور خانہ پُری کے اشعار جمع کرنے سے صاحبِ الارجوزہ نے حتی المقدور اجتناب کیا ہے۔

طب کا مقصد: طب کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے ایک شعر میں ابنِ سینا نے کہا کہ طب کا مقصد صحت کی حفاظت ہے اور اگر کسی وجہ سے کسی حالت میں جسم کو کوئی تکلیف لاحق ہو جائے تو

اس تکلیف سے گلوخلاصی کی تدبیر ہی طب ہے۔

الـطـب حـفـظ صـحة و بـرء مـرض

مـن سبـب فـي بـدنٍ مـنـذ عـرض ۴۴

ابنِ سینا نے امراض سے گلوخلاصی کے دوطریقے بتائے ہیں، دواؤں وغذاؤں کا استعمال اور جبر وجراحت۔ شعر:

و عـمـل الـطـب عـلـى ضـربيـن

فـواحـد يـعـمـل بـالـيـديـن

وغيـره يـعـمـل بـالـدواء

ومـا يـقـدر بـالـغـذا ۴۵

جسم کی ساخت: جسم کی ساخت اوراس کے اجزائے ترکیبی کے سلسلے میں بقراط کی رائے پر ہی تکیہ کرتے ہوئے پانی، آگ، مٹی اور ہوا کو جسم کے عناصرِ اربعہ کے طور پر متعارف کرایا ہے، شعر:

أمـا الـطبيـعيـات فـالأركـان

يـقـوم مـن مـزاجهـا الأبـدان

مـاء و نـار و ثـرى وريـح

وقـول بـقـراط بهـا صـحيـح ۴۶

مزاج کے مکوّنات: مرض کی تشخیص اور دوا کی تجویز کے لیے مزاج سے واقفیت لازمی ہے۔ سرد، گرم، خشک اور نرم یہ سب مزاج کی مختلف کیفیات ہیں، ان کی وضاحت کرتے ہوئے صاحبِ الأرجوزۃ نے دو اشعار درج کیے ہیں۔ شعر:

أمـا الـمـزاج فـقـواه أربـع

يـفـردهـا الـحـكيـم أو يـجـمـع

مـن سـخـن و بـارد و يـابـس

و ليـن يـنـال حـس الـلامـس ۴۷

ابنِ سینا کے مطابق مزاج چار رطوبتوں میں سے کسی ایک رطوبت سے متاثر ہونے کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ چار اثر انداز ہونے والی رطوبتیں ہیں: (۱) بلغم، (۲) خون، (۳) مِرّۂ صفراء (Yellow Bile) اور (۴) مرّۂ سوداء (Black Bile)۔ شعر:

الجسم مخلوق من الأمشاج
مختلفات اللون و المزاج
من بلغم و مرّة صفراء
و من دم و مرّة سوداء۴۸

حاصلِ مطالعہ

الأرجوزة السينائية کے اجزائے ترکیبی بڑے دلچسپ اور بہت متنوع ہیں۔ ایک طرف بیماریوں کی تفصیل، بیماریوں سے چھٹکارے کی تدابیر، مناسب دوا اور غذا کے انتخاب اور جراحت اور جبر کے اصولوں کو بیان کیا گیا تو دوسری جانب کائنات کے مختلف مکوّنات جیسے نظامِ شمسی، ہوائیں، پہاڑوں کا وجود، آب و ہوا کی اثر انگیزی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مزید احتیاطی اقدامات اور تدابیر کو بنیادی قدم کے طور پر پیش کیا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ بالکل ابتدا میں صاحبِ اُرجوزہ نے طب کی مقصدیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہہ دیا تھا:

الطب حفظ صحة و برء مرض

ترجمہ: طبابت نام ہے حفظانِ صحت کا اور مرض سے گلوخلاصی کا۔

اس کے علمی مشمولات کی افادیت تاحال قائم ہے یا نہیں، ایک ایسا پہلو ہے جس کو ماہرینِ طب اور خاص طور پر طبِ یونانی پر لکھی گئی کتب سے استفادہ کرنے کی اہلیت رکھنے والے ہی بتا سکتے ہیں۔ چونکہ برِّصغیر میں طبِ یونانی کے لیے بالعموم اردو کو بطورِ میڈیم استعمال کیا جاتا ہے لہٰذا اگر اس ارجوزہ کو ترجمہ کر کے اردو داں طبقے تک پہنچا دیا جائے تو ایک بہترین کام ہوگا۔

☆☆☆

حواشی:

1.Rabie El-Said Abdel Halim, The Role of Ibn Sina's Medical Poem in the Transmission of Medical

knowledge to Medieval Europe; Urology Annals, Jan-Mar 2014, Vol.6, Issue 1, Page 1

2. ایضاً

3.Majid Nimrouzi, Avicenna's Medical Didactic Poem; Urjuzeh Tebbi; Acta Med Hist Adriat 2015, 13 (Supl;2), Page 47

4. ایضاً

5.Rabie El-Said Abdel Halim, The Role of Ibn Sina's Medical Poem in the Transmission of Medical knowledge to Medieval Europe; Urology Annals, Jan-Mar 2014, Vol.6, Issue 1, Page 1

6. ایضاً

7.Majid Nimrouzi, Avicenna's Medical Didactic Poem; Urjuzeh Tebbi; Acta Med Hist Adriat 2015, 13 (Supl;2), Page 47

8. ایضاً

9. زہیرحمیدان،اعلام الحضارہ العربیۃ الاسلامیہ،ص329

10. ماجد نیمروزی،ص49

11 ایضاً،منقول از (Bagher TA : The Scientific Innovation & Literary Imitation in the Poems of Avicenna, Edited by Faramarz m, Vol.54, Tehran: Human Sciences, 2007, 119-132)

12. زہیرحمیدان،أعلام الحضارۃ العربیۃ الاسلامیۃ،ص342

13۔ ایضاً،ص343

14۔ ایضاً،ص344

15۔ ایضاً،ص347

16۔ ایضاً،ص348

17۔ ایضاً،ص361

18۔ اعلام الحضارۃ العربیۃ الاسلامیۃ،ص362

19۔ ایضاً،ص343

20۔ ایضاً،ص333تا374

21۔ ایضاً،335

22۔ ایضاً،330

23.Majid Nimrouzi, Avicenna's Medical Didactic Poem. Page 50 (Masoudi A: Canon of Medicine (Translation) Vol. Ist : Morsal, 2008, 10-29)

24۔ زہیر حمیدان،اعلام الحضارۃ العربیۃ الاسلامیۃ،ص371

25.Majid Nimrouzi, Avicenna's Medical Didactic Poem, p.46 (Najmabadi M: History of Medicine in Iran, Ist edn. Tehran University, 1976, P.P. 477-497, 550-554)

26۔ایضاً،ص50،منقول از(Masoudi A: Canon of Medicine Translation)

Vol. 1st, Morsal, 2008, P.P. 10-29)

27.Krueger, Haven C., Avicenna's Poem on Medicine, P.9

28.Rabie, El-Said Abdel-Halim, The Role of Ibn Sina's Medical Poem in the transmission of Medical

Knowledge to Medieval Europe, P.7 (Sarton G, Introduction to the History of Science, Vol. II, Part II, New York,1975, P.790-832

29.Rabie, P.9 (Sarton, Introduction, (P.611)

30.Rabie P.10 (Krueger,History of the Poem on Medicine. 9-10,

31.Rabie El-Said, P.P. 10-11, (Haskins CHH, The Twelfth Century Renaissance, Harverd University Press, 1971, P.P. 322-3)

32 ابنِ سینا، الأرجوزة السینائیة (لکھنوی نسخہ)، تمہید، ص3

33 ابنِ سینا، الأرجوزة السینائیة (لکھنوی نسخہ)، ص94

34.Majid Nimrouzi, Avicenna's Medical Didactic Poem, P.50 (Masoudi A: Canon of Medicine (Translation), Vol.1st, Morsal, 2008 P.P.10-29)

35 زہیر حمیدان، أعلام الحضارة العربیة الاسلامیة، ص341

36 ایضاً

37 ابنِ سینا، الأرجوزة السینائیة، (لکھنوی نسخہ)، ص94

38 زہیر حمیدان، أعلام الحضارة العربیة السامیة، ص341

39.Rabie, El-Said Abdel-Halim, The Role of Ibn Sina's Medical Poem P.7

40.Krueger H.C. Avicenna's Poem on Medicine, P.VII

41.// // // //

42.// // // //, P.6

43.www.wikipedia.org (as on 10.02.2019)

44.Majid Nimrouzi, Avicenna's Medical Didactic Poem, P.45

45 ابنِ سینا،الأرجوزة السينائية(لکھنوی نسخہ)ص2 تا3۔

46 أرجوزة رقم(1)

47 أرجوزة رقم(2)

48 أرجوزة رقم(1)

49 أرجوزة رقم(2)

50 أرجوزة رقم(3)

51 أرجوزة رقم(4)

52 أرجوزة رقم(13)

☆☆☆